اول باآخر نسبتی دارد

اَوّلُنَامُحَمَّد★آخِرُنَامُحَمَّد

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی طاب ثراہ

وہی صورت وہی سیرت ،وہی شکل وہی شمائل،وہی نام وہی کام،ذرہ برابر فرق نہیں،کچھ بھی مغایرت نہیں ۔کس میں؟ورثہ داراسرارالٰہی،حامل تاج شہنشاہی،مہرنگین خاتم رسالت،نقطۂ آخر دوررسالت ،حضرت ولی عصر امام ثانی عشرعجل اللہ فرجہٗ اورآپ کے جدامجد خاتم النبین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔

بے شک پھول کی پنکھڑیاں ،رنگ وبومیں پھول ہی ہیں۔آئینہ کے ٹکڑے چمک دمک میں آئینہ ہی ہیں۔ دریا کا صاف وشفاف پانی ہزاروں برتنوں میں الگ الگ صفائی،لطافت،شیرینی وخوشگواری میں وہی ہے۔نہیں نہیں واقعاً نہیں،لیکن ظاہری نظروں میں ضروررنگ اس کا کھل گیا ہے ،صفائی بڑھ گئی ہے، صفات نمایاں ہوگئے۔خصوصیات محسوس ہوگئے ہیں۔

وہ آخرکارآنے والاکون؟جس کا شہرہ پہلے سے تھا جس کا آوازہ ہردورکی فضا میں گونج رہا تھا،جس کا انتظار وجود کے پہلے ہوا،جو وجود کے بعد بھی منتظر رہا،جس کا انتظار عیسیٰؑ کو چرخ چہارم پر،ملت اسلام کو دنیا میں ہے۔شریعت کواس کا انتظار کہ وہ آئے تو زندہ ہو۔اسلام کواس کا انتظار کہ وہ آئے توغالب ہو۔حق کواس کا انتظار کہ وہ آئے تو ظاہر ہو۔دنیا کواس کا انتظار کہ وہ آئے تو عدل وانصاف سے مملوہو۔

جیسے رسولؐ کے آنے کی پیشینگوئیاں تمام رسولانؑ ماسلف دیتے رہے اوراپنی امتوں کومنتظر بناتے رہے، ویسے اس امامؑ کے آنے کی پیشینگوئی رسولؐ اور ان کے بعد کے گیارہ امامؑ فرماتے رہےاور ہرزمانہ والوں کوبشارتیں دیتے رہے۔رسولؐ کی بیان کی ہوئی پیشینگوئیاں اسلام کے دونوں فریق شیعہ وسنّی کی کتابوں میں متفقہ حیثیت سے درج ہیں۔

کبھی یہ ارشاد کہ ’’خوشخبری ہوتم کومہدی عجل اللہ فرجہٗ کے ظہور کی جو قریش میں سے مخصوص میری عترت میں سے ہوگا۔ جو دنیا کے اختلاف اورتلاطم کے موقع پر ظاہر ہوکردنیا کوعدل وانصاف سے مملوکردے گا،جس طرح وہ ظلم وجور سے مملوہوئی ہے۔اس کے زمانہ میں مساوات کادوردورہ ہوگااورعدل وانصاف کی حکومت ہوگی۔

(صواعق محرقہ ص ۱۰۲ /نورالابصار ص ۱۵۵)

کبھی یہ کہ اگر زمانہ میں ایک دن سے زیادہ بھی باقی نہ رہے تب بھی یقین سمجھوکہ میرے اہلبیتؑ میں سے ایک شخص بھیجا جائے گا جوزمین کوجوروستم کے بجائے عدل وانصاف سے مملوکردے۔

(کتاب البیان حافظ گنجی ص ۱۰/نورالابصار ص ۱۵۴/ صواعق ص محرقہ ص ۱۰۰)

زمانہ کا ایک دن بھی صرف اگر باقی ہےتواس دن میں اتنی وسعت پیدا کی جائے گی کہ میرے اہلبیتؑ میں سے میراہمنام اسلامی امت کامالک ہو۔

(کتاب البیان ص ۹)

خلفاء کا سلسلہ ختم ہوکر امراء کا دورشروع ہوگا اور پھر

جابر وظالم بادشاہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہلبیتؑ میں سے مہدیؑ کا ظہور ہوگا جو زمین کو عدل سے مملو کردے گا۔

(کتاب البیان ص ۱۰ / نور الابصار ص ۱۵۵)

اس وقت جب دنیا کشمکش میں مبتلا ہوگی، جب فتنے صف درصف برپا ہوں گے، جب راستے بے امن وامان ہوں گے۔ جب آپس کی ہمدردی ختم ہوگئی ہوگی اس وقت خدا اس کو مبعوث کرے گا، جو گمراہی کے قلعوں پر فتح حاصل کرے اور دنیا میں آخر زمانہ میں اسی طرح دین کی بنیاد قائم کرے گا جس طرح میں نے ابتدائے دور میں قائم کی اور عدل وانصاف سے زمانہ کو مملو کردے، جبکہ وہ اس کے پہلے ظلم وجور سے مملو ہوگا۔

(کتاب البیان ۷)

مہدی میری عترت میں سے ہے۔ وہ میری سنت پر جہاد کرے گا جیسے میں نے وحی کے اوپر جہاد کیا۔

(صواعق محرقہ ص ۱۰۰)

مہدی فاطمہؑ کی اولاد میں ہوگا (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۶۹)

مہدی ضرور ہم ہی میں سے ہوگا۔ ہمیں پر خدا کے دین کا اختتام بھی ہوگا جس طرح ابتداء ہم ہی سے کی۔

(نور الابصار ص ۱۵۵، صواعق محرقہ ص ۱۰۰، اسعاف الراغبین ص ۱۳۴)

ہم میں سے مہدی امت ہے جس کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔ (امام حسینؑ کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر) اس کی نسل سے مہدی امت کا ظہور ہوگا۔ (کتاب البیان ص ۳۵)

دنیا ہرگز فنا نہیں ہوگی جب تک میرے اہلبیت میں سے ایک شخص کی سلطنت نہ ہو جس کا نام میرے نام سے متحد ہوگا۔

(کتاب البیان ص ۱۰، نور الابصار ص ۱۵۵)

ایک دن کا بھی وقفہ دنیا کی عمر میں رہ گیا ہو تب بھی ایک شخص مبعوث ہوگا، جس کا نام میرا نام اور اخلاق میرے اخلاق ہوں گے۔ رکن ومقام کے درمیان اس کی بیعت ہوگی۔ اس کے ہاتھوں دین کا از سر نو دور دورہ ہوگا۔ اور روئے زمین پر کوئی ایسا نہ ہوگا جس کی زبان کے اوپر 'لاالہ الاللہ' نہ ہو۔ سلمان نے دریافت کیا وہ آپ کے کس فرزند کی اولاد سے ہوگا حضرت نے فرمایا اِس میرے بچہ کی اولاد سے (اشارہ کیا امام حسینؑ کی طرف) (کتاب البیان ص ۴۳)

مہدی ظاہر ہوگا اس طرح کہ اس کے سر پر ایک ابر ہوگا جس سے منادی کی آواز ہوگی یہ مہدیؑ خلیفۂ الٰہی ہیں، ان کا اتباع کرو۔

(کتاب البیان ص ۴۵)

جب ایک منادی آسمان سے آواز بلند کرے گا کہ حق آل محمدؐ میں ہے اس وقت مہدی دنیا میں آئیں گے۔

(کتاب البیان ص ۴۶)

جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو مشرق اور مغرب ایک رایت کے نیچے جمع ہوں گے۔ (صواعق محرقہ ص ۱۰۱)

یہ اہل سنت کے صحیح ومعتبر روایات ہیں۔

رسالتمآبؐ کے بعد کے تمام ائمہ معصومینؑ کی ہر ہر زمانہ میں حضرت حجتؑ کے متعلق پیشینگوئیاں دائرہ شمار سے باہر ہیں۔

ہر ہر امامؑ کی ایک ایک پیشینگوئی ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

امیرالمومنین علیہ السلام

اپنے فرزند امام حسینؑ سے مخاطب ہوکر: اے حسین! نواں فرزند تمہارے سلسلۂ نسل سے وہ ہی قائم مقام بحق، دین کا ظاہر کرنے والا اور عدل وانصاف کا منتشر کرنے والا ہوگا، یہ ہونا ضروری ہے لیکن غیبت اور دنیا کی ایسی حیرت وسرگشتگی کے بعد، جس میں اپنے دین پر سوائے خاص مخلص خدا کے بندوں کے کوئی باقی نہ رہ سکے۔

(اصول کافی بروایت حسین بن خالد)

امام حسن علیہ السلام

قائم جس کے پیچھے روح اللہ عیسیٰؑ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ خدا اس کی ولادت کو مخفی رکھے گا اور اس کی ہستی کو غائب قرار دے گا زمانۂ غیبت میں اس کی عمر کو طولانی فرمائے گا پھر اس کو اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر فرمائے گا۔

(اصول کافی بروایت ابو سعید)

امام حسین علیہ السلام

نواں فرزند میری سلسلۂ نسل سے، وہی امام ہوگا قائم بحق، اس کے ذریعہ خدا مردہ زمین کو زندہ اور دین حق کو غالب قرار دے گا۔ اس کے لئے غیبت ہوگی جس میں بہت سی جماعتیں دین سے برگشتہ ہوجائیں گی اور کچھ دین پر قائم رہیں گی۔

(اصول کافی۔روایت عبدالرحمن بن سلیط)

امام زین العابدین علیہ السلام

امامت حسین بن علیؑ کی نسل میں قیامت تک باقی رہے گی ۔اور ہمارے قائم کے لئے دو قسم کی غیبتیں ہوں گی۔

(کافی۔روایت ابو حمزہ ثمالی)

امام محمد باقر علیہ السلام

عترت رسولؐ کا مہدی اس کے لئے غیبت ہوگی جس میں بہت لوگ گمراہ ہوجائیں گے اور بعض ہدایت یافتہ ،مبارک اس کو جو اس زمانہ کا مشاہدہ کرے۔

(کافی،روایت ام ھانی ثقفیہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام

ہمارے قائم کے لئے غیبت ہوگی جس کی مدت طولانی ہے یہ اس لئے کہ انبیائے سابقین کی غیبتوں کی تمام مدت اس امت میں پوری ہونی چاہئے۔

(غیبت نعمانی۔روایت حریر)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

قائم وہ ہوگا جو زمین کو دشمنان خدا سے پاک کردے۔ وہ پانچواں شخص میری اولاد کے سلسلہ میں ہے۔ اس کے لئے غیبت ہوگی جس کی مدت طولانی ہے جس میں بہت سے لوگ دین سے برگشتہ ہوجائیں گے۔

(کافی روایت یونس بن عبدالرحمن)

امام رضاؑ

امام میرے بعد میرا فرزند محمد ہے پھر محمد کے بعد اس کا فرزند علیؑ پھر اس کا فرزند حسنؑ اور حسنؑ کے بعد اس کا فرزند حجت قائم جو اپنی غیبت کے زمانہ میں منتظر اور اپنے ظہور کے موقع پر مطاع خلق ہوگا۔ اگر دنیا کی عمر میں صرف ایک دن رہ جائے تب بھی وہ ظاہر ضرور ہوگا اور دنیا کو ظلم وجور کے بجائے عدل وانصاف سے مملو کردے گا۔

(عیون الاخبار روایت دعبل)

امام محمد تقی علیہ السلام

قائم ہم میں سے وہ مہدی عجہ ہے جس کا زمانہ غیبت میں اس کا انتظار ہوگا اور زمانۂ ظہور میں دنیا سر اطاعت خم کرے گی، وہ تیسرا شخص ہے میرے سلسلہ نسل میں۔

(کافی:روایت عبدالعظیم حسنی)

امام علی نقیؑ

میرے بعد میرا جانشین تو میرا فرزند حسنؑ ہے لیکن کیا عالم ہوگا تمہارا اس کے جانشین کے دور میں کیوں کہ اس کی ہستی نظر نہ آئے گی اور اس کے صریحی نام کے ساتھ اس کا تذکرہ جائز نہ ہوگا۔ اس کا نام لینا ہو تو کہنا ''حجت آل محمدؐ''

(کافی:روایت ابو ھاشم جعفری)

امام حسن عسکری علیہ السلام

عنقریب میرا فرزند متولد ہوگا جو دنیا کو ظلم وجور کے بدلے عدل وانصاف سے پُر کردے گا۔

وقت آیا، پیشینگوئیاں پوری ہوئیں

۱۵؍شعبان کی صبح دوسوپچپن ہجری کا سنہ وہ مبارک تاریخ آگئی جب اسلام کی امیدوں کا مرکز اور دین خدا کا دائمی محافظ اپنے وجود سے دنیا کو معمور بنائے۔

خدا کا راز، ولادت رازداری کے ساتھ منظور۔ امام حسن عسکریؑ کے بیت الشرف میں نرجس خاتون کی آغوش میں گوہر مقصود آنے ہی والا ہے مگر خود ماں کو اطلاع نہیں۔ کسی کو خبر نہیں وہ جس نے عیسیٰ کی ولادت میں قدرت نمائی کا اظہار کیا وہ جس نے اس سے پہلے موسیٰ کو اپنی حجاب غیبت کے پردوں میں شکم مادر

کے اندر پرورش کیا اور پھر دنیا میں لایا۔ وہی آج اس مولود کے متعلق قدرت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ چودھویں گزر کے پندرہویں کی شام آگئی۔ کسی کو کیا معلوم۔ امام اسرار احدیث کا خزانہ معصوم بے شک جانتا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ ہونے والا کیا ہے؟ انتظام کیا گیا، اپنی محترمہ پھوپھی حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقی کو آج خلاف معمول افطار صوم کی دعوت دی گئی۔ تشریف لانے پر بزرگ مرتبہ خاتون سے یہ بھی کہہ دیا کہ آج بڑی خدا کی نشانی حجت الٰہی کی آمد ہے۔ آپ آج یہیں قیام فرمایئے۔

حیرت، تعجب، یہ آخر کس کے یہاں؟ نرجس خاتون کے یہاں شان امام کی شناسا معظّمہ خاموش، رات گزر گئی، انتظار صبح کا سفیدہ آسمان پر نمودار ہوگیا۔ انتظار میں اضافہ، بےچینی سے انتظار، فریضۂ نماز سحری ادا ہوگیا۔ کچھ نہیں کوئی بات نہیں۔ اب پریشانی، اضطراب، گھبراہٹ، امام علیہ السلام فرماتے ہیں۔ پھوپھی جلدی نہ کیجئے۔ بس اب یہ وقت قریب ہی ہے۔ سورۂ الم سجدہ اور سورۂ یٰس کی تلاوت ہوئی اتنی دیر میں نرجس خاتون کو کچھ حرکت سی پیدا ہوئی۔ نور کی تڑپ تھی یا جلال مظہریت کی ہیئت، یا ارادۂ الٰہی کی تحریک یا خدا کی طرف سے پردہ دار کا اہتمام کہ حکیمہ خاتون کی آنکھ جھپک گئی۔ بند ہو کر آنکھ کا کھلنا تھا کہ آفتاب کا ٹکڑا سامنے تھا۔ طاہر و مطہر سربسجود۔

اَشْهَدُاَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّاللّٰه

اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَسُوْلُ اللّٰه

امام نے اپنی آغوش میں لیا۔ سنت رسولؐ کے مطابق زبان مبارک سے سیراب فرمایا۔ زبان سے یہ آیت ادا ہوتے سنائی دی۔ ونرید ان نمنّ علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين ونمكن لهم فی الارض وَنُرِیَ فرعون وهامان وجنودهما منهم ما كانوا يحذرون۔ (سورہ قصص آیت ۵)

جس طرح پیغمبرؐ کے دوش پر مہر نبوت تھی، بے شک وہ کتاب رسالت کے تمام اوراق پر نمایاں تھی۔ امامت کا دوسرا سرتا سرختم رسالت نبویہ کا دور ہے ہر امام کے دوش پر اس مہر کا اثر نمایاں رہا آج ختم نبوت کے ساتھ ختم امامت کا مرکز بھی آگیا تھا۔ اس کے کاندھے پر دو مہریں تھیں۔

جاءَ الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

غیبت پہلے ہی سے مدنظر تھی۔ اس لئے عام اشخاص کی آنکھیں مشاہدہ جمال سے محجوب تھیں لیکن چھ برس تک خاص خاص حاملین اسرار اور بااختصاص معتمدین جمال پر تنویر کی زیارت سے شرفیاب بھی ہوئے۔

ابوسہل اسمٰعیل بن علی نوبختی، سعد بن عبداللہ قمی، ابوالادیان خادم امام حسن عسکریؑ اور مخصوص اعزہ واقارب۔ ان تمام لوگوں نے زیارت کی اور طلعت اقدس کا مشاہدہ کیا۔

اس موقع پر کہ جب امام حسن عسکریؑ کی نماز جنازہ کا سوال درپیش تھا، سب ہی دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ایک کم عمر حسین آفتاب طلعت بچہ نے کس طرح آخر جنازہ کے پاس کھڑے ہوئے شخص کو ہٹا کر ثابت کر دیا کہ وہی امام خلق ہے اور امام کی نماز سوائے امام کے کوئی پڑھا نہیں سکتا۔ باپ کو دفن بھی کیا اور سائلوں کے جوابات بھی دیئے اور اس طرح ثابت کر دیا کہ زمانۂ غیبت میں بھی جو لازمی فرائض ہیں وہ چھوٹ نہیں سکتے۔

امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہونا تھا کہ حکومت کی کاوش اس مولود کی سراغ رسانی میں زیادہ ہوگئی۔ حضرت امام حسن عسکریؑ کے تمام ازواج وجواری کو نظر بند کیا گیا۔ امام کے مکانات میں گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ کی تلاشی لی گئی کہ اس مبارک بچہ کا کہیں پتہ مل جائے یہاں تک اس سرداب (تہ خانہ) میں بھی گئے جہاں حضرت کا قیام تھا مگر ظاہری بصارت کے چراغ اس نور مجسم کے سامنے گل نظر آئے اور آنکھوں کی بینائی نے اس کے مشاہدہ جمال میں یارا نہ دیا۔

یہ وہ وقت تھا کہ غیبت کا پردہ اور زیادہ گہرا ہوگیا، لیکن چونکہ ابھی امام یازدہم کا دور ختم ہوا تھا اگر دفعتاً کامل غیبت کا دور دورہ ہو جاتا تو بہت سے شیعہ اور صحیح العقیدہ اشخاص بھی اس نئی

صورت حال سے آشنا نہ ہونے کی وجہ سے عقیدۂ وجود حجت میں متزلزل نظر آنے لگتے۔

جیسے تیز روشنی سے کامل اندھیرے میں آجانے والا ایک مرتبہ اپنی قوت بصارت کو بالکل گم کر دیتا ہے اور اس کے قوائے احساس معطل نظر آتے ہیں۔ وہ اس دھندلکے میں جتنی روشنی ہے اس کا بھی احساس نہیں کرتا اور اسے وہاں اتنی تاریکی نظر آتی ہے جس میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔

بے شک ضرورت اس کی ہے کہ تدریجی حیثیت سے روشنی کو گھٹا کر انسان کو عادی بنایا جائے۔ اس طرح وہ جس درجہ تاریکی میں پہنچے گا اس میں اس کی نظر ایک حد تک کام کرتی رہے گی اور اس کے قوائے احساس اپنے معیار عمل پر باقی رہیں گے۔

قدرت کا نظام مصالح طبعیہ کے خلاف نہیں ہوتا۔ اس زمانہ کے بعد جسے ظاہری اعتبار سے زمانۂ حضور امام کہا جاتا ہے، مکمل غیبت ہو جانا اس نظام کے خلاف تھا۔ اس لئے شروع شروع میں غیبت صغریٰ کا دور ہوا یعنی مخصوص وکلاء قرار دئے گئے جو درمیانی سفیر کی حیثیت رکھتے ہوئے لوگوں کے عرائض و مسائل کو امام کی خدمت میں پیش کریں اور امام سے ان کا جواب لے کر لوگوں تک پہنچائیں۔

اسی (۸۰) برس کی طویل مدت اس حال میں گزری۔ اس زمانہ میں مسائل دستخط ہوتے تھے۔ عرائض کے جواب ملتے تھے وجوہ وصدقات وحقوق امام کے اموال امام کی خدمت میں پیش کئے جاتے تھے اور ان کی رسیدیں آتی تھیں۔ سفراء کی تعین بہت منظم ومرتب اصول کے ماتحت خود امام کی جانب سے عمل میں آتی تھی اور ایک سفیر اپنے بعد والے شخص کو خود نامزد کر جاتا تھا۔

عثمان بن سعید عمری کے بعد ان کے صاحبزادے ابوجعفر محمد نے قریب چالیس برس کے سفارت کے فرض کو بہت کامیابی کے ساتھ انجام دیا اور جب ان کے انتقال کا وقت قریب پہنچا تو انہوں نے کہا مجھے حکم ہوا ہے کہ میں حسین بن روح کو اپنا وصی بناؤں۔ حسین بن روح نے بھی اپنی مدت حیات ختم کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو ابوالحسن علی بن محمد سمری کے سپرد کیا۔ مقررشدہ نظام کی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ بھی اپنے بعد کے لئے کوئی انتظام کریں گے لیکن جب ۳۲۹ھ میں ان کا انتقال ہونے لگا اور کہا گیا کہ وہ کسی کی تعین کریں تو انہوں نے صاف طور پر کہہ دیا للہ امر ھو بالغہ "اب خدا کا ایک مقررہ مقصد ہے جس کو وہ پورا کرنے والا ہے۔"

بات ختم ہوئی اور غیبت صغریٰ کا زمانہ بھی تمام ہو گیا یہی وہ وقت تھا کہ جب سے غیبت کبریٰ کا دور شروع ہوا۔

اب غیبت ہے اور انتظار۔ یہ انتظار اس وقت تک جب تک خداوند عالم کی حکمت مقتضی ہو۔

اس وقت ظہور ہوگا اور دنیا ظلم وجور کے بجائے عدل وانصاف سے مملو ہوگی۔

اللّٰھم عجل فرجہ

وسھل مخرجہ

(ماخوذ از اخبار "اسد" لکھنؤ قائم نمبر ۱۵ رشعبان ۱۳۵۴ھ ص ۴-۵)